فتاویٰ نعیمیہ
مُصنّف
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
مکتبہ اسلامیہ
۴۰۔ اردو بازار * لاہور

فتاویٰ نعیمیہ

مصنف

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ اسلامیہ

40 اردو بازار لاہور

نام کتاب: فتاوٰی نعیمیہ (مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

مؤلفہ: حافظ محمد عارف صاحب فارسی ٹیچر پبلک ہائی سکول گجرات

صفحات: 232

تصحیح کتابت: مولانا محمد اختر رضا القادری

ناشر: مکتبہ اسلامیہ 40-اردو بازار لاہور۔

کمپوزنگ: دوست ورڈ کمپوزرز۔ نیو انار کلی لاہور PH:-7324782

پرنٹرز: پیر بھائی پرنٹرز لاہور

تعداد: ایک ہزار

ہوا ہے۔ کہ جس میں اپنی آسانی دیکھتا ہے اسی کی پیروی کرتا ہے۔ نیز اس میں تلفیق لازم آتی ہے۔ جس کی تفصیل شامی میں ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

احمد یار خاں عفی عنہ

نبی کریم کے چار یار کے مراتب کا بیان

فتویٰ نمبر ۵۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میرا عقیدہ ہے کہ بعد نبی کے حضرت علی امیر المومنین کی شان سب خلقت سے زیادہ ہے اور خصوصاً اصحاب ثلاثہ سے۔ میں بارہ اماموں کو امام معصومین مانتا ہوں۔ ان تمام کی شان بھی اصحاب ثلثہ سے زیادہ سمجھتا ہوں اور ان کی عزت کرتا ہوں۔ مگر ان کو امام حق نہیں جانتا۔ اور نہ ہی بارہ امام معصومین کے برابر۔ کیا میں اہل سنت والجماعت ہو سکتا ہوں۔ بینوا تجروا۔

الجواب

جس کا یہ عقیدہ ہو وہ مرتد کافر اور اسلام سے خارج ہے پکا تبرائی رافضی ہے اور یہ جو کہتا ہے کہ خلفائے ثلاثہ کی شان بھی بہت زیادہ سمجھتا ہوں محض اس کا تقیہ ہے۔ جب ان اصحاب ثلاثہ کی خلافت کو حق نہیں سمجھتا۔ تو ان کو معاذ اللہ خائن اور غاصب مانتا ہے۔ کیا خائن اور غاصب آدمی شان دار ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ کلمات صرف اہل اسلام کو پھنسانے کے لئے کہہ رہا ہے۔ حضرت صدیق و فاروق کی خلافت کو تسلیم نہ کرنے والا کافر مطلق ہے کیونکہ ان کی خلافت اجماعی قطعی ہے۔ حضرات اہل بیت عظام و تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کو تسلیم کیا۔ اگر ان خلافتوں میں ذرہ برابر باطل کا شائبہ بھی ہوتا تو ذوالفقار حیدری اس طرح میان سے نکل آتی جس طرح کہ

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں نکلی اور دست حسین ان کی بیعت سے علیحدہ رہے۔ جس طرح کہ یزید پلید کی بیعت سے۔ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تقیہ کا الزام لگانا اس ذات کریم کے ساتھ انتہا درجہ کی دشمنی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ تقیہ مذکورہ یا تو بزدل کرے گا یا محض منافق۔ میدان کربلا میں باوجود اس قدر دشواریوں کے حضرت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقیہ نہ فرمانا اس عقیدہ کی جڑ کاٹتا ہے۔ نیز سوائے انبیاء کرام اور ملائکہ کے کسی کو معصوم ماننا بھی گمراہی ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ **یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔** اس سے ثابت ہے کہ حضرات اہل بیت معصوم نہیں۔ مغفور نہیں۔ معصوم تو وہ جس سے کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہو سکے۔ اگر ان میں کوئی خطا تھی ہی نہیں تو رجس کو دور کرنے کے کیا معنی؟ دور وہ چیز کی جاتی ہے جو موجود ہو اور اگر یہ آیت عصمت ثابت کرتی ہے تو ازواج مطہرات بھی معصوم ہونی چاہئیں۔ کہ وہ اہل بیت سکونت ہیں اور اس آیت میں نیز اصحاب بدر کے بارے میں فرمایا گیا۔ **ویذھب عنکم رجس الشیطان۔** یہاں بھی پلیدی دفع کرنے کی خبر دی گئی ہے۔ لہٰذا ان کو معصوم ماننا لازم آئے گا۔ غرضیکہ یہ عقیدہ بھی باطل محض ہے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل ماننا گمراہی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض وفات میں حضرت صدیق کو اپنا جانشین یعنی امام نماز مقرر فرمایا کہ جس جگہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوں۔ وہاں کسی کو امامت کا حق نہیں۔ ظاہر ہے کہ امام افضل کو بنایا جاتا ہے جس سے افضلیت صدیق بخوبی واضح ہوئی۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

احمد یار خاں عفی عنہ